

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۲۵ جلد ۶ | لودیانہ ۲۰ جون ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۱ پائی

غزل

تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل از رورکی

تیری یاد میں ہی طلب ای صنم گیا بھول اپنا بیگانہ سب۔
بسا جب سے خانہ دل میں تو نہ رہی کسی کی ذرا طلب
ترے کلمہ شیریں کی سن صدا ہوا در کا تیرے ہوں میں گدا۔
ذرا اب تو جلوہ ہی دے دکھا یہہ ہوا رزو مجھے روز و شب
رہے گرچہ پردہ میں تو نہاں وہے جانے مجھکو ہی کل جہاں۔
تیرا حسن خوبی ہی لابیان کروں کیا بیان نہیں تاب لب
میرے درد دل کی دوا ہی تو تو ہی رنج و غم کرے سب عفو
بسا میری نظروں میں تو ہی تو کروں میں نظر بھلا کس پہ اب
تو ہی جہد ہا [illegible] تیرے نام ورد کریں یاد سب تجھے نیک و بد
کوئی حق کہے ہی خدا کوئی کوئی یا غفور و رحیم و رب
دے لاکھوں کرکے جستجو نہ انکو تا کسی [illegible] سے تو
ولے ہرگز نہیں بجز [illegible] کبھو تیرے ملنے کا نہ ہوا سبب
ہر گل عشق میں تیرے مبتلا نہیں تن بدن کی ہی سدھ ذرا۔
اسے دار وصل کی دے پلا تیرے ہجر میں ہی یہہ جان بلب

نور افشاں

تجارت کی کمی ہندوستان کی ترقی کی بڑی روک ہے

——یہہ کلیہ کے طور پر مانا گیا ہے کہ جس ملک میں آسودہ حالی اور ترقی کے چاروں رکن یعنے تجارت زراعت حرفت اور ملازمت میں سے کوئی ایک بھی اگر تنزل کی حالت میں ہو تو وہ ملک پورا آسودہ حال نہیں کہا جا سکتا ہے ہندوستان میں یہہ چاروں ارکان فی زمانا اپنی ابتدائی حالت سے چنداں ترقی کرتے ہوئے نہیں دیکھے جاتے پس صاف ثابت ہے کہ اس ملک کی حالت اقبال مندی کی اعلے درجہ سے ابھی تنزلوں دور ہے سر دست اس مختصر شکل میں ہم صرف تجارت کا ذکر کرتے ہیں جو قومی عزت اور ناموری کا بڑا قوی باعث ہے اگر دنیا کی متمول اقوام کے متمول ہونیکا باعث دریافت کیا جاوے تو اکثر چار میں سے تین ضرور ایسی نکلینگی جنہوں نے محض تجارت سے ہی سب کچھ حاصل کیا ہوا انگلستان جسکا انگا تجارتی معاملات میں اب بر اعظم کا کوئی ملک بھی نہیں کہا سکتا ہے پہلے ایک گمنام جزیرہ تھا لیکن جہاں اُسنے تجارت کا سلسلہ جاری کر دیا خصوصاً ہندوستان سے تو یکلخت ترقی کی منزل مقصود تک پہونچ گیا اور ہندوستان جیسے ملک کی حکومت کا عصا محض بذریعہ تجارت اپنے ہاتھ میں لیلیا اب کوئی بحر یا سمندر ایسا نہیں جہاں اُسکے نامی گرامی جہازونکی آمد و رفت نہ ہو اور دنیا کا کوئی حصہ نہیں جہاں اُن کے زیرک باشندونکا دخل نہ ہو جہاں سمندر میں اُسکے عالیشان جھنڈوں سے پھریرے نظر پڑتے ہیں تو باقی اقوام کے نشان بیساختہ اُن کی تعظیم کے لئے جھک پڑتے ہیں اور اُسکے دلیر اور تجربہ کار ملاح بڑی فتحمندی کے ساتھ ہر ایک سمندر میں اپنے باد رفتار جہاز اوڑاتے پھرتے ہیں یہہ عظمت اور بحری

نشان و شوکت اُن کو صرف تجارت کے طفیل حاصل ہوئی ہی۔ اب ہندوستان کی تجارت کی طرف جب ہم دیکھتے ہیں تو ابھی تک انہیں باتوں پر منحصر پاتے ہیں کہ دو تین روپیہ فی صدی کے سود پر روپیہ چلا چھوڑا غلہ خرید کر کوٹھے بھر رکھے یا پرامیسری نوٹ خرید کر لئے بہت کیا تو دہلی والوں نے کلکتہ یا بمبئی سے مال خرید منگوایا اور دہلی سے پنجاب کے اور شہروں نے اور اُنسے چھوٹے چھوٹے قصبات اور دیہات نے بیشک اسمیں سہولت ہی اور کسیقدر فایدہ بھی مگر پورا فایدہ ہماری دانست میں تب ہوتا ہی جب اپنے ملک کی چیزیں غیر ملک میں اور وہاں کی اُنکی خاص پیداوار کی جگہہ سے آپ لیجاے اور لائی جاویں اگر کہو کہ یہہ وسعت ہمارے ملک کے آدمیوں میں نہیں تو ظاہر ہی کہ یہہ کام ایک آدمی کا نہیں ہی اسمیں شرکت مطلوب ہی بہت سے تاجر ملکر تجارتی کمپنیاں بنا سکتے ہیں اور حصہ دار روپیہ لگا کر یہی سب کام آپ کر سکتے ہیں جو حال میں انگریز کر رہے ہیں انگریزوں کے ملک میں بھی تو انہیں کمپنیوں کے ذریعہ سے کام ہو رہا ہی ایسٹ انڈیا کمپنی جسکے ہاتھ میں پہلے اِس ملک کی حکومت تھی محض انگریزی تاجروں کی کمپنی تھی۔ اب بھی ہندوستان کی تجارت کا خاص فایدہ انگریزوں کو ہی پہنچ رہا ہی۔ جو یہاں کی خام جنس مثلاً روئی السی نیل ریشم چا افیون وغیرہ اپنے ملک میں لیجاتے ہیں ہمارے ملک کو صرف قیمت کا فایدہ دیتے ہیں اور آپ اُس جگہہ سے جہاں اِن چیزوں کی خوب مانگ ہی کافی نفع حاصل کرتے ہیں خام جنس کی تیاری کا فایدہ جو بذریعہ کلوں کے ہوتا ہی اپنے ملک کے حرفت کاروں کو اور مزدوری کا وہاں کے مزدوروں کو دلاتے ہیں اور پھر مال تیار کر کے ولایت کی آمد و رفت کا خرچ نکال ہندوستان سے ہی دو گنے دام سیدھے کر لیتے ہیں یہاں تک کہ اس ملک کے لئے ادنی ادنی چیزیں مثلاً پیچک سوئی دیا سلائی کاغذ قلم دوات اور روشنائی وغیرہ تک بھی وہاں سے ہی لاتے ہیں چنانچہ ابھی ایک اخبار میں جو اسوقت ہمارے سامنے پڑا ہی لکھا ہی کہ انگلستان میں صرف کاغذ پچیس کروڑ روپیہ مالیت کا سالیانہ تیار ہوتا ہی۔ غرض انگریز لوگ تجارت کے طفیل اپنی سب ملکی ضروریات بہم پہونچاتے اور اپنے ملک کو ہر ایک آب و ہوا اور ہر ایک ولایت کی پیداوار سے معمور کرتے ہیں جہاز سازی اور جہاز رانی کو خوب رونق دے رکھی ہی جا بجا نہریں کھودی ہوئی ہیں اور موقعہ موقعہ پر شاہ راہ اور ریلوے بنگئے ہیں اور اب خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کر کے ایک عمدہ ذخیرہ علم اور دولت کا اپنے ملک کے لئے تیار کرتے جاتے ہیں اب اگر ہندوستان کی تجارت کو وہاں کی تجارت سے مقابلہ کر کے دیکھیں تو سوا اِس نتیجہ کے اور کیا حاصل ہوگا کہ اِس سست الوجود اور بے ہمت قوم نے ہاتھ پاؤں ہوتے سوتے اپنے ذاتی حقوق بھی انگلستان کے ہاتھ میں سونپ رکھے ہیں جھوٹھ اور لالچ نے انکا اعتبار جو تجارت کا علی سرمایہ ہی بالکل کھو دیا ہی۔ اصول تجارت کی ناواقفی نے انکو ایسے فوائد سے جو ایک ولایت کے مال کو دوسری ولایت کے مال سے تبادلہ کرنے سے حاصل ہوتے ہیں بالکل محروم رکھا ہوا ہی۔ نا اتفاقی اور بدگمانی جو اِس ملک کے لوگوں کی مادر زاد طبیعت ہو رہی ہی کبھی اُن کو اِس امر کی اجازت نہیں دیتی دس دس بیس بیس حصہ دار ملکر باہم تجارتی کمپنیاں بناویں اور غیر ملکوں کے ساتھ خود جا کر تجارت کا معاملہ شروع کریں اور آخر میں تعصب مذہبی کی روک نے یہہ خرابی ڈال ہوئی ہی کہ جہاز پر قدم دھرنا گویا اُن کے لئے برادری سے بالکل خارج ہونا ہی +

پس جب یہہ حال ہی تو تجارت اِس ملک میں کیونکر ترقی پا سکتی ہی اور جب تجارت نہیں تو دولتمندی اور آسودگی کیونکر ہو سکتی ہی اور جب آسودگی نہیں تو دلجمعیت بھی نہیں اور جمعیت نہیں تو کسی قسم کی ترقیکی اُمید نہیں اور جب ترقیکی اُمید نہیں تو بمقتضاے قانون قدرت تنزل ظاہر ہی اور جب تنزل ہی تو رفتہ رفتہ رہی سہی شایستگی اور تہذیب کا ٹمٹماتا ہوا چراغ کسی نہ کسی دنکو ضرور گل ہو جایگا +

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان و لیکن پھر بھی کم نکلے

—— آدمی غریب ہو خواہ امیر بوڑھا ہو خواہ جوان حاکم ہو خواہ محکوم سب کے دل میں طرح طرح کی خواہشیں بھری ہیں اور ہر ایک بجاے خود ان خواہشوں کے پورا کرنے میں برابر ہاتھ پاؤں مارتا اور سر دھنتا ہی دنیا میں کسی کی قسمت والے کے سب ارمان نکلے ہونگے ورنہ اکثروں کے دل کے دل میں ہی رہجاتے ہیں وجہ اسکی یہہ ہی کہ دنیا کا کوئی دھندا بلا صرف زر صرف وقت اور صرف ہمت ہو نہیں سکتا اور اکثر لوگ اِن مصارف میں اعتدال قایم نہ رکھنے کے باعث کامیابی سے باز رہجاتے ہیں اور ان کے دل ارمان نکلنے نہیں پاتے۔ پس ہر ایک خواہش کے پورا کرتے





وقت کفایت شعاری کو مدنظر رکھنا اور مرقومہ ذیل باتوں پر کاربند ہونا سکے لئے ضروری ہی +

اول کوئی چیز بلا ضرورت خریدنی نہیں چاہئے خواہ وہ فی نفسہ کیسی ہی خوبصورت یا سستی یا فایدہ کی کیوں نہ ہو کیونکہ جب ہمکو اسکی ضرورت نہیں تو اسکی خرید میں روپیہ کو کاٹھ مارنے سے بہتر ہوگا کہ اسکی خریداری کسی اور ضرورت والیکے واسطے چھوڑیں اور آپ اپنا روپیہ کسی اشد ضرورت کے رفع کرنیمیں لگائیں اکثر اس قسم کے غیر مطلوب سودے انجام میں بھاری نقصان کا باعث ثابت ہوتے ہیں +

دوم ضرورت سے زیادہ ایک چیز کا خریدنا داخل فضول ہی کیونکہ زیادتی اکثر بے پروائی سے خرچ ہوتی ہی اور اسیواسطے نقصان کا باعث ہی مثلاً کسی شادی یا خوشی کے موقعہ پر ایکسو روپیہ میں مہمانوں کی پوری پوری تواضع ہوسکتی ہی تو اسپر شیخی یا نام کے لئے دو تین سو اور خرچ کردینا کسی قسم کی دانائی نہیں ظاہر کرتا یہہ ایسا ہی بیجا ہی جیسا ہوتے سوتے کنجوسی کرنا یا ایک چیز کا ضرورت کے مقدار سے کم خریدنا۔ جو شخص جامہ قطع کرواتے وقت ضروری مقدار سے ایک آدہ گز کپڑا کم لگواتا ہی ویسا ہی نادان ہی جیسا وہ جو ضرورت سے زیادہ ایک آدہ گز خراب کرتا ہی +

تیسرا جو چیز روپیہ سے خریدی گئی ہی اُسکا قدرتاً ٹھیک وہ کار آمد ہی صرف شدہ روپیہ کے برابر سمجھنا چاہئے کیونکہ اس امر میں غلطی کرنیکے سبب اکثر لوگ ہر سال بہت نقصان اُٹھاتے ہیں غفلت کے سبب قیمتی کپڑونکو کیڑا لگ جاتا اناج کو ڈھوڑا کھا جاتا ہی اور اکثر سامان پڑا پڑا گل جاتا ہی +

چوتھا لین دین کے معاملہ میں خوش معاملگی ضروری ہی ؎ کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔ جو شخص اس بات کا لحاظ نہیں رکھتا ممکن ہی کہ کبھی نہ کبھی کسیکا کچھ دبا بیٹھیگا یا اپنا کھو دیگا اور ان دونوں خرابیوں کے سوا عام بدگمانی کی ذلت میں مبتلا ہوگا پھر دنیا میں اُسکا اعتبار مشکل سے ہوگا۔ کاٹھ کی ہنڈیا بار بار چولھے پر نہیں چڑھتی +

پانچواں واہی رسومات کی تقلید میں روپیہ صرف کرنا بڑی جہالت ہی کیونکہ اسمیں دو صریح نقصان نظر آتے ہیں ایک روپیہ کا برباد کرنا اور دوسرا بد رسم جاری رکھنے کی عام کو ترغیب دینا مثلاً شادی بیاہ پر کنچنیونکا ناچ یا آتش بازی وغیرہ حالانکہ ہمارے لوگ ان باتوں کو اپنے ذمہ ایسا فرض سمجھتے ہیں کہ قرض دام لیکر بھی پورا کرنے سے دریغ نہیں کرتے +

چھٹا جھوٹھی شان حاصل کرنے میں روپیہ صرف کرنا یا یوں کہو کہ ضرورت کے سوا خواہ مخواہ کا تکلف کرنا سراسر تکلیف کا باعث ہی۔ بعض آدمی ظاہری شان پر مرتے ہیں اور اپنا قدر یک لخت بھول کر پر تکلف سامان تکلف کی پوشاک تکلف کی خوراک تکلف کی اسواری وغیرہ رکھنے میں کوشش کرتے ہیں اور نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ اخیر میں اکثر سادہ سامان سے بھی محروم رہجاتے ہیں ؎ ای ذوق تکلف میں ہی تکلیف سراسر۔ آرام میں وہ ہیں جو تکلف نہیں کرتے +

یاد رکھنا چاہئے کہ جو لوگ عیاشی بیاہ شادی بے ضرورت کے سفر خواہ مخواہ کے تکلف وغیرہ میں بیجا صرف کرتے ہیں وہ اپنا روپیہ بالکل برباد کرتے ہیں اور ایکدم کی واہ واہ یا جھوٹھی تفریح طبع کے سوا اور زیادہ فایدہ نہیں اُٹھا سکتے اگر وہی روپیہ رفاہ عام میں صرف کریں تو اپنے لئے خوشی کا ایسا ذخیرہ جمع کرینگے جو سدا قایم رہیگا ان دونوں مختلف صورتوں میں غور کی آنکھہ سے تمیز کرنا اور جو بہتر ہی اُسپر دل سے عمل کرنا واجب ہی مگر مشکل ہی کیونکہ ؎ نکتہ ہست بسے محرم اسرار کجاست +

بقیہ تورات وانجیل کی پیشین گوئیونکی پوری موافقت اور دنیا کی شرع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہی

کہ محمد سے کچھہ بھی نسبت نہ رکھہ کر ضرور یسوع مسیح کیطرف منسوب ہی کیونکہ وہ دو بار بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ آنیوالا پیغمبر تیرے درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے ظاہر ہوگا۔ پر سب کوئی جانتا ہی کہ محمد بنی اسرائیل سے پیدا نہیں تھا بلکہ عربوں میں سے جنھیں خدانے ۲۴۰۰ برس پہلے بنی اسرائیل سے جدا کر دیا تھا۔ اسکے سوا عرب لوگ عبرانیوں کے حقیقی بھائی نہ تھے کیونکہ نہ تو وے ایک ماں کی اولاد ہیں اور نہ عربوں کی ماں عبرانی تھی۔ عربوں کی ماں بی بی سارا کی مصری لونڈی ہاجرہ نام تھی جسکو اسحاق کے پیدا ہونے سے پہلے سارا نے اپنے شوہر ابراہیم کو بطور حرم کے کر دیا تھا۔ غرضکہ اسمعیل اور اسحاق ابراہیم کے بیٹے مشکل سے بمات بھائی کہلا سکتے ہیں۔ مگر موسیٰ کی پیشین گوئی بنی اسرائیل سے صاف اور مفصل کہتی ہی کہ خداوند تیرا خدا تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے ایک نبی قایم کریگا۔ پس ایسی پیشین گوئی سے محمد کیا نسبت رکھہ سکتا ہی۔ پھر یہہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اُسی جگہہ موسیٰ دو بار صاف کہتا ہی کہ آنیوالا پیغمبر جو اسرائیل سے پیدا ہوگا میری

مانند ہوگا - اس اظہار کے سبب موسیٰ کو بڑی ہوشیاری سے دیکھنا چاہئے - پس ہم یہہ سوال کرتے کہ موسیٰ کون اور کیا تھا - موسیٰ ایک شخص تھا جو خدا کیطرف سے بنی اسرائیل کے لئے پہلے شفیع دوسرے شارع مقرر ہوا - چنانچہ خدا نے موسیٰ کو بھیجکر بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے خلاصی دی - اسطرح وہ اپنے بھائیوں کے لئے شفیع کی مانند ٹھہرا - اس خلاصی کے بعد خدا نے موسیٰ کو حکم کیا کہ خلاصی پائے لوگوں میں خدا کی بندگی اور پرستش کے لئے خاص آئین کو مقرر کرے - اسطرح وہ اُنکا شارع ہوا - پس ان دونوں باتوں کی بابت موسیٰ اور محمد میں آسمان اور زمین کا فرق نظر آتا ہے - اگرچہ ہم مانتے ہیں کہ محمد نے اپنے تئیں عربوں کا شفیع سا مشہور کیا بلکہ اُن کا شارع بھی بنا لیکن جو راہ نجات اُسنے تبلائی اور جو احکام اُسنے جاری کئے سو قربانی اور خون بہانے سے بالکل نسبت نہیں رکھتے - موسیٰ نے بنی اسرائیل کو ملک الموت کے پنجہ سے بیعیب برہ کے خون بہانے سے خلاصی دی - اُسکے پیچھے گناہوں کی معافی اور خدا کی مقبول عبادت کے لئے شرعی قانون مقرر کرکے یہہ بات ٹھہرائی کہ ان دونوں امروں کے لئے بے عیب برہ کی قربانی پر ایمان لانا ضرور ہے - مگر محمد اپنے تئیں عربوں کا شفیع سا مشہور کرنے میں بے عیب برہ کے خون بہانیکے سوا دوسری باتوں کے وسیلہ نجات کا وعدہ کرتا ہے - اسکے سوا اگر ہم گناہوں کی معافی اور خدا کی مقبول عبادت کی بابت قرآن میں اول سے آخر تک تلاش کرتے ہیں تو بھی ان دونوں امروں کی بابت کسی جگہہ نہیں پاتے کہ بے عیب برہ کی قربانی پر ایمان لانا ضرور ہے - غرض ان دونوں صورتوں میں کیا شفیع ہو کیا شارع محمد موسیٰ کے مشابہ نہیں ہے - پس چونکہ موسیٰ نے خدا کے الہام سے مشہور کیا کہ آنیوالا پیغمبر میری مانند ہوگا اسلئے صاف ظاہر ہے وہ الفاظ محمد کی طرف ہرگز منسوب نہیں ہوسکتے مگر یسوع مسیح کی طرف یقیناً نسبت رکھتے ہیں کہ وہ شفیع اور شارع ہونے میں موسیٰ کے ساتھہ پوری شباہت رکھتا ہے - مثلاً جیسا کہ موسیٰ نے بیعیب برہ کے خون بہانے سے اپنے لوگوں کو ملک الموت کے پنجہ سے بچایا ویسا ہی یسوع مسیح خدا کا بیعیب برہ اپنے بیش قیمت لہو کے بہانے سے اپنے ایمانداروں کو دوزخ کی مصیبت سے نجات بخشتا ہے - اسکے سوا جسطرح موسیٰ نے شریعت کی کتاب میں تبلایا کہ گناہوں کی معافی اور خدا کی مقبول عبادت کے لئے بیعیب برہ کی قربانی پر ایمان لانا ضرور ہے اسیطور پر یسوع مسیح کتاب انجیل میں فرماتا ہے کہ روحانی بخشائش گناہ اور باپ کی مقبول عبادت صرف اُنکی خاص قربانی پر ایمان لانے سے ہوسکتی ہے - پس بخوبی ثابت ہوچکا کہ صرف شفیع ہونے میں نہیں بلکہ شارع ہونے میں بھی یسوع مسیح موسیٰ کے ساتھہ مشابہت تام رکھتا ہے +

ابتک اس عمدہ پیشین گوئی کا مضمون تمام دریافت نہیں ہوا - اُسمیں ایک اور حقیقت موجود ہے جو اس دعویٰ کو بالکل باطل کرتی ہے جو محمدی محمد کے الہامی ہونیکی بابت کرتے ہیں - دیکھو آنیوالے پیغمبر کی بابت موسیٰ یہہ کہتا ہے کہ (تم اُسکی طرف کان دھریو) اور یہہ بھی کہ (میں اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں اُسے فرماؤنگا وہ سب اُسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اُسکا حساب لونگا) یہاں موسیٰ صاف صاف ظاہر کرتا ہے کہ اُس آنیوالے پیغمبر کے منہہ میں خدا کا کلام ڈالا جائیگا بلکہ خداوند اُن سارے لوگوں کو جو اُسکی طرف کان نہ دھرینگے قصوروار ٹھہرائیگا - پس آگے کے مضمون میں ثابت ہوچکا کہ وہ پیغمبر محمد نہیں ہوسکتا مگر صرف یسوع مسیح ہی تھا - اور خدا کا حکم ہے کہ ہم اُسکی باتوں کو مانیں نہیں تو قصوروار ٹھہرینگے - پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ مسیح نے اُن پیغمبروں کی بابت کیا کہا ہے جو اُسکے پیچھے ظاہر ہونگے دیکھو کہ متی کے باب ۲۴ کی آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ (تب اگر کوئی تمہیں کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں تو یقین مت لاؤ - کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے اور بڑے بڑے نشان اور کرامتیں دکھاوینگے یہاں تک کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرینگے - دیکھو میں تمہیں پہلے ہی سے کہہ چکا ہوں - پس اگر وے تمہیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہے تو باہر جاؤ اور دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو باور مت کرو) پھر اسی باب کی آیت ۱۱ میں لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ (بہت جھوٹے نبی اُٹھینگے اور بہتوں کو گمراہ کرینگے) ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنی پیش بینی سے معلوم کیا کہ اُسکے پیچھے جھوٹے مسیح اور جھوٹے پیغمبر زمین پر ظاہر ہونگے اسلئے اُسنے آگے ہی سے اُنکی بابت آدمیوں کو تاکید بلکہ اسطرح تاکید کرکے ایسے مکاروں کے حق میں خدا کی ناراضگی کو ظاہر کیا - اس مقدمہ کے موقوف کرنے سے پہلے یہہ بات بھی دریافت کرنا ضرور ہے کہ مسیح اُن وحیوں کی بابت جو انجیل کے پیچھے ظاہر ہونگی تھیں (جنمیں سے ایک قرآن ہے) کیا کہتا ہے - دیکھو کتاب مکاشفات کے باب ۲۲ کی آیت ۱۸ میں یوں لکھا ہے (کیونکہ میں ہر ایک کو جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی ان باتوں میں کچھہ بڑھاوے تو خدا اُن آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں اُسپر بڑھاویگا - باقی آئندہ

مراسلات

پاک نوشتوں کا الہام

خروج کی کتاب یا توریت کی دوسری کتاب میں کئی آیات بلند مضمون ایسی آئی ہوئی ہیں جنمیں موسیٰ کا کلام خدا کے ساتھ کوہ سینا پر بیان ہوا بادل گرجے اور بجلیاں چمکیں اور پہاڑ پر کالی گھٹا اوڑھی اور پہاڑ سر بسر کانپ گیا اور کرنا کی آواز بہت بلند ہوئی تب موسیٰ نے کلام کیا اور خدا نے ایک آواز سے جواب دیا یہہ خوفناک اور عجیب ماجرا دیکھ کر بنی اسرائیل ڈر گئے اور مارے خوف کے موسیٰ سے درخواست کی کہ تو ہی ہمسے بول اور ہم سنیں لیکن خدا ہمسے نبولے کہیں ہم مر نجاویں تب وے لوگ دور ہی کھڑے رہے اور موسیٰ اُس کالی بدلی کے نزدیک جسمیں خدا تھا گیا خروج کے ۲۰ باب ۱۹ و ۲۱ آیت بعد چالیس برس جنگل کی گشت کے جب بنی اسرائیل نے خداوند کو فراموش کر کے سونے کے بچھڑے کی پرستش کی موسیٰ پھر کوہ سینا پر خداوند کے نزدیک آیا اور اُس سے درخواست کی کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھکو اپنا جلال دکھا خداوند نے جواب دیا کہ تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اسلیئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے دیکھ یہہ جگہہ میرے پاس ہے اور تو اُس چٹان پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گذر ہوگا تو میں تجھکو اُس چٹان کی دراڑ میں رکھونگا اور جبتک گذر روں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا اور پھر اپنی ہتھیلی اُٹھا لونگا اور تو میرا پیچھا دیکھیگا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھلائی نہ دیگا خروج کے ۳۳ باب ۲۰ سے ۲۳ آیت تک اس موقع میں موسیٰ کی گفتگو کا بیان ہی خداوند کے ساتھ نہایت ادب اور سنجیدگی سے ہے جس سے صاف معلوم ہوا کہ پرانے زمانے میں خدا اپنا الہام انسان پر پوری طرح نہیں کرنا چاہتا تھا ہم قیاساً یہہ سوچ رہے تھے کہ خدا جو رب العالمین ہی اور جسمیں کسی قسم کی طرفداری اور رعایت نہیں اگر اپنے آپکو مخلوق پر ظاہر کرے تو کمال صفائی سے اور سب کے اوپر یکساں جلوہ کریگا تاکہ اُسکی ذات اور صفات کی نسبت کسیکے دلمیں شک و شبہ نرہے وہ اگر اپنا الہام فرماوے تو وہ نہ چراغ نہ مشعل نہ ستاروں کی مانند ہوگا بلکہ پر جلال آفتاب کے مانند جو کل جہان میں روشن ہی ہوگا لیکن اس معاملہ میں ہمارا قیاس کیسا نکما ہی خداوند فرماتا ہی کہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ میری رائیں تمہاری رائیں ہیں اُسکے الہام کا طریقہ ہمارے خیال کے عین برعکس ہی بالکل مخالف اس طریقے کے جو انسان اپنی حکمت اور فکر و خیال سے نکال سکتا تھا جبتک وقت پورا ہوا خدا نے گاہے گاہے اپنے آپکو کسی برگزیدہ شخص پر ظاہر کیا اور اُسکے ظاہر ظہور کرنیکا طریقہ بھی مختلف ہوا اسلیئے رسول فرماتا ہی کہ خدا نے اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلہ باپ دادوں سے بار بار اور طرح بطرح کلام کیا آدم کے ساتھ اُسنے باغ عدن میں ٹھنڈے وقت کلام کیا بعضے بزرگوں کے ساتھ دلی الہام سے ابرہیم کے ساتھ اندرونی آواز سے فرشتوں کے وسیلہ سے اور دھوئیں نکلتے ہوئے تنور اور جلتی ہوئی مشعل کے رویا سے کلام کیا اور یعقوب پر وہ دعا کے وقت ظاہر ہوا یشوع پر وہ خداوند کی لشکر کا سردار ہوکر آیا اور اپنی برگزیدہ قوم بنی اسرائیل پر خدا نے بوقت یورم اور تہمیم سے اور خوابوں سے اور خاصکر نبیوں کی زبانوں سے اپنے آپکو ظاہر کیا بعد ازیں تخمیناً چار سو برس تک خدا نے اپنی مرضی کا الہام بنی اسرائیل پر بند رکھا آخرکار جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا وہ خدا کے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو کر سب کچھ خدا کی ذات اور صفات کی نسبت ایسا ظاہر کیا کہ اُسکے پیشتر کبھی نہ ہوا اور بعد صعود کے اُسنے اپنی پاک روح اپنے خادموں کے دل میں ڈالی تاکہ خدا کا ظہور بکمالیت کو پہونچاویں یہہ ترتیب ہی خدا کی مکاشفات کے جسکا بیان پاک نوشتوں میں پایا جاتا ہی +

پاک نوشتوں کی کتابیں اور اُن کے مصنف مختلف قسم کے ہیں عہد عتیق پر ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اُسکے حصے مختلف ہیں ایسا ہی حال ہی عہد جدید کی کتابوں کا کل بائبل میں چھیاسٹھ کتابیں موجود ہیں جنکی تصنیف مختلف اوقات میں ہوئی پندرہ سو برس کے اندر مصنف اُن کے مختلف درجے کے اور مختلف زمانہ کے لوگ تھے بعض اُن میں سے راجے تھے اور بعضے رونیوالے اور بعضے نبی اور بعضے مورخ اور بعضے شاعر بعضے اپنے ملک سے جلاوطن کئے ہوئے بعضے گڈریے بعضے انجر جمع کرنے والے بعضے مچھوے بعضے محصول لینوالے لیکن عجیب قدرت خدا کی یہہ ہی کہ ہر چند اُنکے بیچمیں قسم قسم کا اختلاف مثلاً درجہ زمانہ لیاقت میں پایا جاتا ہی تو بھی اُنکے خیالات اور بیانات میں یگانگی ظاہر ہی حتی کہ اگر ہم موسیٰ کی کتاب یا مسیح کے پندرہ سو برس پیشتر تصنیف ہوئی پڑھیں خواہ ہم سامویل اور سلاطین کی کتابیں دیکھیں خواہ ایوب کا قصہ خواہ داؤد کی زبور اور سلیمان کی امثال اور غزلیں خواہ نبیوں کے صحیفے یا رسولوں کی انجیل اور خطوط ہم سبکے درمیان ایک الہی یگانگی اور حقیقی میل و علاقہ سلسلہ وار نظر کرے

ہیں اُن کے پڑھنے سے ہمیں ایسا خیال ہوتا ہے کہ اُنکے مصنفوں نے کسی عالی مقاصد کا ہتھیار باندھ کر ایسے مضمون تصنیف کئے جو اکثر اُنکی عقل سے باہر تھے جب ہم عہد عتیق کو پڑھتے ہیں تو ایسا خیال میں آتا ہے کہ یہہ عہد جدید کا ایک اشارہ اور نمونہ ہے پھر جبکہ عہد جدید دیکھا جاتا ہے تب ہمکو یہہ خیال ہوتا ہے کہ عہد عتیق کی تمام باتیں اسمیں پوری اور کامل ہوئیں شروع سے آخیر تک اس عجیب کتاب کی واردا تیں پر تعلیم میں کسی دوسری کتاب میں خدا کی پاکیزگی اور انسان کا علو مرتبہ اسطرح سے بیان نہیں ہوا + باقی آئندہ

اخبارات ملکی و ولائتی

اودیپور ہمارا ایک نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ مہارا جہ صاحب بہادر اودیپور اپنی رعایا کا ازحد فکر کرتے ہیں چنانچہ ماہ مئی میں جب کہ شہر اودیپور میں بیماری ہیضہ سے بہت لوگ بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوئے تو سرکار دربار نے اپنے ملازمان کو بتاکید ہر کوچہ میں منادی کروادی کہ جو شخص بیمار ہو فوراً جناب ڈاکٹر شیپرد صاحب مشنری میڈیکل کی خدمت میں حاضر ہووے ڈاکٹر صاحب موصوف کے اسپتال میں ایک ماہ کے اندر چھ ہزار مریضوں نے جو قسم قسم کی بیماریوں سے مبتلا تھے دوا پائی ڈاکٹر صاحب موصوف خداوند کی خدمت میں لوگوں کو روحانی اور جسمانی فائدہ سرگرمی سے پہونچا رہے ہیں رانا صاحب بہادر جو بڑے خلیق ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف سے ازحد محبت رکھتے ہیں +

سردار گڑھ لاوہ دہی صاحب مکرر الصدر تحریر کرتے ہیں کہ یہاں کے مشن اسکول میں اسّی طالب علم علم تحصیل کرتے ہیں ٹھاکر صاحب سادول سنگھ جی نے اپنے جاگیرداروں اور معافیداروں کو ہدایت فرمائی ہے کہ ہر روز اسکول میں حاضر ہوا کریں خداوند تعالےٰ کا شکر ہے کہ اسطرف کے راجپوت سردار ہندوستانی عیسائیوں سے بہت محبت رکھتے ہیں ناظرین اخبار معلوم کریں کہ عیسائی جماعت روز بروز نہ صرف باہر سے ترقی کرتی ہے بلکہ وہ اندر ہی اندر اپنی نیک چلنی سے لوگوں کے دلوں میں جگہہ کرتی ہے کیا خوب ہو کہ ہمارے عیسائی بھائی راستبازی اور بلند ساری پاکیزگی میں لوگوں کو نیک نمونہ دکھاویں کہ جسسے اُنکی روشنی لوگوں کے روبرو چمکے اور خدا باپ کا جلال ظاہر ہووے +

لارڈ بشپ کلکتہ ۴ تاریخ سے نینی تال کی طرف روانہ ہوئے +

بریلی میں عارضہ تپ ترقی پر ہے +

مُراد میں ہیضہ کا زور کم ہے +

مقام احمد آباد میں ہیضہ جاری ہے۔ رجمنٹ گرینڈیر میں ۴۴ واردا تیں ہوئیں +

انجمن پنجاب لاہور کے ممبران کے درمیان بہت تفرقہ پڑ رہا ہے۔ ایجوکیشنل کانگرس کے انعقاد کی بے ضابطگیان دریافت کرنے کے واسطے ایک سب کمیٹی مقرر ہوئی تھی اسپر ممبران کا سخت تکرار ہوگیا۔ کئی ایک ممبروں نے استعفا دیدیا +

صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ پر ایک فقیر نے کلھاڑی چلائی مگر وہ بچ گئے +

شمالی چین میں قحط کے باعث تاہنوز لاکھوں جانیں تلف ہو رہی ہیں۔ اور سنا ہے کہ جنوبی چین میں بھی کثرت بارش کے باعث حضرت قحط کا دورہ ضرور ہوگا +

تبت میں نہایت قحط ہو رہا ہے اور غلہ کا نرخ معمولی سے دوچند کم ہے +

راجہ پوری کے خزانہ سے دو تین کروڑ روپیہ نکلا ہے اب تمام ریاست کا انتظام سرکاری طور پر ہوگا +

اخبارات تار برقی

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۰ جون۔ زار بہ رُوس شدت تپ سے بہت بیمار ہے +

برلن ۹ جون۔ اجماع کانفرنس میں کچھ دیری ہوگی کیونکہ وزرائے ترکی شاید عین وقت پر یہاں نہیں پہونچینگے۔ لارڈ بیکنسفیلڈ اور لارڈ سالسبری یہاں پہونچے۔ کونسل جرمن نے پارلیمنٹ جرمن کو موقوف کردیا ہے +

لنڈن ۱۱ جون۔ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے بذریعہ تار برقی اُن راجگان و مہاراجگان و روساء کا شکریہ ادا کیا ہے جنھوں نے حضور ممدوحہ سے درخواست کی تھی کہ ضرورت کے وقت ہمسے فوج لیجاوے اور ہماری خواہش ہے کہ ہماری فوج جسوقت حضور کو مطلوب ہو طلب کریں +

برلن ۱۳ جون۔ پرنس گورشیکاف اور کونٹ شویلاف آج صبح کو یہاں پہونچے۔ پرنس بسمارک اور لارڈ بیکنسفیلڈ کے درمیان ملاقات کیوقت دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ بعدہ کونٹ شویلاف کی پرنس بسمارک سے ملاقات ہوئی۔ خبر ہے کہ کانفرنس میں جو وزرائے سلطان روم کی طرف سے آئے ہیں کل شام کو یہاں داخل ہونگے سفیر روم جو برلن میں حاضر ہے جبتک کہ وزرائے روم کانفرنس میں داخل نہوں کانفرنس میں سوال و جواب کریگا +

لنڈن ۱۳ جون۔ سر کمبس بیچ نے کل ایک ضیافت میں جو فرقہ کنسرویٹو کے طرف سے دی گئی تھی بیان کیا کہ انگلنڈ کانفرنس میں لارڈ سالسبری کے مراسلات پر قایم رہیگی۔ اور یہہ بھی بیان کیا کہ سلطان روم کیساتھ کچھ زبردستی نہ کیجاوے سلطان بدستور اپنی سلطنت کے خودمختار ہیں +

عدن ۱۳ جون۔ دخانی جہاز ڈاک لیگل صبح کو بمبی کی طرف روانہ ہوا +

برلن ۱۳ جون۔ آج بوقت دو بجے کانفرنس کھل گیا کوئی کام شروع نہیں ہوا ۱۷ جون کو کام شروع ہوگا اس عرصہ میں وزرائے یورپ آپس میں گفتگو کرتے رہینگے تاکہ کام جلد ختم ہوجاوے۔ آسٹریا اسبات کے درپے ہے کہ مناسب ہے کہ سرویہ و مانٹینگرو دونوں کو ملاکر ایک صوبہ قرار دیا جاوے اور وہ صوبہ ہمارے ماتحت رہے +

لنڈن ۱۳ جون۔ وزیر امورات صیغہ جنگ انگلنڈ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ۱۸۷۵ء میں اسبات پر خوب غور کیا تھا کہ یورپین فوج کسقدر ہندوستان میں رہنی چاہئے سو جسقدر اُسوقت منظور ہوئی تھی اُس سے زیادہ ہندوستان میں نہیں رہسکتی۔ اسسٹنٹ سکرٹری امور خارجہ نے بیان کیا کہ وے شرایط جو شہر چیفو واقع چین میں کانفرنس کے درمیان پیش ہوئیں تقریباً تمام کے منظور ہوئیں۔ اگرچہ بعضی باتوں میں چند باتیں مشکل ہیں مگر توبھی گورنمنٹ انگلنڈ کو کامل امید تھی کہ یہہ مشکلات حل ہوجاوینگی۔ اور صاحب موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ سب شرایط مقبول و منظور ہوجاوینگی اور اس عہدنامہ سے تجارت انگلنڈ کو بڑا فایدہ حاصل ہوگا +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۳ جون۔ شہنشاہ روس کو کسیقدر صحت ہے +

برلن ۱۳ جون۔ پرنس بسمارک کانفرنس کے میر مجلس مقرر ہوئے ایک ضیافت وزراء میں پرنس فریڈرک ولیم نے بیان کیا کہ مجکو امید ہے کہ بوسیلہ کانفرنس تمام یورپ میں صلح و سلامتی قایم ہوجاویگی اسپر تمام وزرائے نے ایک ایک جام شراب حسب دستور مجلس کے نوش کیا۔ وزرائے روم برلن میں پہنچ گئے ہیں +

لنڈن ۱۴ جون۔ مسٹر کراس صاحب لارڈ سالسبری کے غیرحاضری میں کام کررہے ہیں اور جبتک لارڈ سالسبری برلن سے واپس نہ آویں یہی صاحب انکی قایمقام رہینگے +

لنڈن ۱۴ جون۔ افواہ ہے کہ موسم خزاں میں پارلیمنٹ میں تعطیل رہیگی۔ معلوم ہوا کہ جن ملازمان نے کارخانہ پارچہ بافی سے اپنی ترقی تنخواہ کی بابت استعفا دیدیا تھا اب بعض بعض اپنی اصلی تنخواہ پر لاچار ہوکر حاضر ہوگئے

لنڈن ۱۴ جون۔ کاغذات غیرسرکاری سے معلوم ہوا کہ اُن باتوں کا جو لارڈ سالسبری اور کونٹ شوالاف میں ہوئی ہیں اور اُن امور کا بھی جو بذریعہ مراسلات طے ہوکر ۳۰ مئی کو دفتر امور خارجیہ میں دستخط ہوئے یہہ خلاصہ ہے کہ بلگیریہ دو خودمختار صوبوں میں تقسیم کیا جاوے یعنے ایک حصہ شمالی جسپر ایک شہزادہ حکومت کرے اور دوسرا حصہ جنوبی جسپر کوئی عیسائی حاکم حکومت کرے۔ اور بلگیریہ جنوبی کی سرحد بحرہ بلاکسی کے کنارے سے علیحدہ رہے اور مغربی حد ایسی مقرر کیجاوے کہ دیگر صوبہ کے باشندے بلگیریہ میں شامل نہ ہوجاویں ترکی فوج بلگیریہ جنوبی سے چلی جاوے مگر اس امر کا خیال رکھیے کہ جب ضرورت ہو تو دشمنوں اور سرکشوں کے مقابلہ کیواسطے چلی آوے۔ اور انگلنڈ یہہ خیال رکھیگی کہ ہم بھی دیگر سلاطین یورپ کے موافق اسکی حکومت کی بابت کچھ کہنے سُننے کا اختیار حاصل رہے اور ہمکو یہہ بھی اختیار رہے کہ ہم کچھ کہیں کہ بلگیریہ مغربی میں روسی فوج کب تک رہیگی۔ اور دریائے ڈینیوب کی جہازرانی کی بابت بھی ہمکو بحث کرنیکا اختیار رہے۔ اور اگر عہدنامہ سن سٹیفنو کے علاوہ اور کوئی شرایط صوبہ آرمینا کی بابت پیش ہوں تو اُن پر صرف انگلنڈ اور روس ہی بحث کرے۔ اور یہہ کہ نہ صرف روس بلکہ یورپ کی سلطنتیں خاصکر انگلنڈ کو چاہیے کہ صوبہ ایپیرس اور تھسلی اور دیگر عیسائی صوبجات کا جو ابتک سلطان روم کے قبضہ میں ہیں آیندہ حال کی بابت بندوبست کرے +

زار روس بیان کرتا ہے کہ ہمارا بالکل یہہ ارادہ نہیں تھا کہ اُن صوبجات اور اُس ہرجانہ جنگ بعوض سلطان روم سے طلب کرتے ہیں ہماری شان شوکت زیادہ ہووے۔ انگلنڈ کو یہہ استحقاق حاصل ہے کہ جبتک کانفرنس جمع نہ ہو اپنے اعتراضات بابت ہرجانہ جنگ ظاہر نہیں کریگی۔ اور روس بایزید اور وادی آلاشگرد کو اس شرط پر چھوڑتا ہے کہ علاقہ ستور شاہ فارس کو دیا جاوے۔ اگر روس اسبات کے درپے ہو کہ صوبہ بسربیہ ہمکو دیا جاوے تو انگلنڈ کو بہت افسوس ہوگا لیکن جس بات میں کہ سلاطین یورپ جو ۱۸۵۶ء کے عہدنامہ میں شامل ہیں روس کے مخالفت کرنیکو طیار نہیں ہیں تو انگلنڈ بھی دست اندازی نہیں کریگی۔ اور اگرچہ انگلنڈ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ باطوم کو روس

اپنے قبضہ میں کر لیوے تو بھی روس سے برخلافی نہیں ہوگی ان تمام امورات میں انگلنڈ اسبات پر بہت غور کرتی ہو کہ زار روس نے اقرار کیا ہو کہ ایشیائی ترکی میں ہم اپنی سرحد نہیں بڑھاتے اور انگلنڈ اور روس کی خواہش ہو کہ ڈارڈنیلز اور باسفورس کی حالت بدستور سابق رہے - اور یہہ تبدیلی عہدنامہ پرس سٹیفنز میں کی جاوے تو انگلنڈ اُس عہدنامہ کو منظور کریگا سمجھنا چاہیے کہ اگر کانفرس میں کوئی اور طرح سے تبدیلی کی ضرورت ہو تو بیانات مذکورہ کی کچھ ضرور نہیں رہیگی +

لنڈن ۱۵ - جون - اخبار ٹائمس آف انڈیا میں ایک تار برقی کی خبر شایع ہوئی ہو جسکا مطلب یہہ ہو کہ ہوس آف کامنس میں ۱۴ جون کو یہہ ذکر ہوا کہ اُس فوج کا خرچ جو پیراک میں گئی تھی خزانہ ہند سے ادا کیا جائے +

شہر کیوبک واقع امریکہ میں ایک خانگی ہنگامہ برپا ہوا +

لنڈن ۱۴ - جون - پیرس کے رونکانفرنس میں صوبہ بلگیریہ کی بابت تذکرہ ہوگا - اور اُسپر وزان فوجوں کی بابت جو قسطنطنیہ کے اردگرد مقیم ہیں ذکر کیا جاویگا جمعرات کے روز لارڈ بیکنسفیلڈ نے کانفرنس میں بیان کیا کہ میری دانست میں طرفین کی فوجیں ایک دوسرے کے بہت ہی نزدیک ہیں اور ہمکو امید ہو کہ روسی فوج بہت جلد وہاں سے نکل جاویگی +

گمان غالب ہو کہ ادنیٰ درجہ کی سلطنت کی طرف سے کوئی وزیر کانفرس میں شامل نہ ہوگا +

لنڈن ۱۵ - جون جب لنڈن کے اخبار ان تجاویز کی بابت جو روس اور انگلنڈ کے درمیان بوسیلہ لارڈ سالسبری اور کونٹ شوویلاف کی طے ہوئی ہیں بیان کرتے ہیں تو ظاہر کرتے ہیں کہ نہایت ہی ضرور ہو کہ انگلنڈ صوبہ آرمینا کی حفاظت کرے تاکہ روسی زیادہ اُسطرف بڑھنہ نجاویں +

لنڈن ۱۵ - جون اخبار ٹائمس بیان کرتا ہو کہ لارڈ بیکنسفیلڈ کی خوش خلقی نے پرنس بسمارک پر ایک عمدہ تاثیر پیدا کی +

وینا ۱۵ - جون - اسٹریا کی فوج کا ایک حصہ جو ہرزگوینا و ڈلمیشیا میں جنگ میں جانیکے واسطے تیار ہو

برلن ۱۵ - جون - یہاں پر تجویز ہو رہی ہو کہ ۳۰ - جولائی کو جدید ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب کیا جاوے - کونٹ انڈریسی اور کونٹ شوویلاف کے آپسمیں ملاقات ہونے سے کسیقدر اتفاق کی صورت ظاہر ہوتی ہو +

خبر آئی ہو کہ فارس نے یہہ دعوی کیا ہو کہ ہم بھی اپنا وزیر کانفرنس میں روانہ کریں - وزیر فارس امور خارجیہ لنڈن میں مقیم تھا وہ برلن کیطرف روانہ ہوا

لنڈن ۱۶ - جون - وہ بحث جو روس اور ترکی کے درمیان قلاع اربعہ کی بابت ہو رہی تھی اب بند ہوگئی +

انگلنڈ کے آہنی جہاز جزیرہ سپرس میں تبدیل آب ہوا کے واسطے گئے ہیں +

مالٹا ۱۶ - جون - ڈیوک آف کمبرج یہاں داخل ہوگئے +

وینا ۱۶ - جون - اسٹریا کی فوج جو جنگ کے واسطے جا رہی ہو تعداد میں روز بروز ترقی کرتی جاتی ہو +

برلن ۱۶ - جون - یہہ غالب ہو کہ ممبران یونان کا ہے گاہے کانفرنس میں دخل پاوینگے - اگر کانفرنس کے وسیلہ سے یہہ مقرر ہو کہ صوبہ اپیرس اور تھسلی و باسینا و ہرزگوینا خود مختار کیئے جاویں تو وزراے سلطنت روم کانفرس سے واپس چلے جاویں اور ترکی عہدنامہ سن سٹیفنز کے شرایط کو پوری کرینگے +

لنڈن ۱۷ - جون - اخبارات فرقہ کنسرویٹف اُس تجویز کو جو انگلنڈ اور روس کے درمیان ہوئی تھی منظور نہیں کرتے کیونکہ بعض باریک اور بھاری باتوں کو جو لارڈ سالسبری کے مراسلہ میں تحریر نہیں وہ خارج کی گئیں - اخبار ڈیلی نیوز بیان کرتا ہو کہ اُس تجویز میں ایک بات ایسی تحریر ہو کہ جس سے طرفین میں رضامندی ہو سکتی ہو - اخبار ٹائمس اُسکو بہت پسند کرتا ہوا اور خاصکر اس تجویز کو جو ترکی کی آئندہ حالت کیواسطے نکالی گئی ہیں بہت ہی پسند کرتا ہو +

لنڈن ۱۷ - جون - آج شام کو ہوس لارڈس میں ڈیوک آف رچمنڈ نے بیان کیا کہ وہ اقرارنامہ جو انگلنڈ اور روس کے درمیان خفیہ طور سے تحریر ہوا تھا اور ابھی غیر مکمل تھا کسی شخص نے اُسکو کسیطور حاصل کر کے ظاہر کر دیا

مالٹا ۱۷ - جون - ڈیوک آف کمبرج نے ہندوستانی و یورپین افواج مقیمہ مالٹا کے ملاحظہ کرنے سے اپنی خوشنودی ظاہر کی +

قسطنطنیہ ۱۷ - جون روسیوں نے اپنا ہیڈکوارٹر پرنس سٹیفنز سے اُٹھا لیا ہو مگر یہہ معلوم نہیں کہ اب کہاں قیام ہوگا - ۱۵ - جون کو ترکی کی غیر آئینی فوج نے ماٹیکرو لو پر حملہ کیا تا حال جنگ جاری ہو مگر فتحیاب اب تک کوئی نہیں ہوا

